مصنف کے وسیع مطالعہ کی شہادت دیتی ہے۔ البتہ اس ضمن میں دو باتیں ہمارے نزدیک قابل غور ہیں۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اسلام دولت کو (جس کا انفرادی ملکیت ایک مظہر ہے) کیا مقام دیتا ہے۔ دوسرے تبصرہ نگار کے نزدیک تسخیر کائنات کا وہ مفہوم بھی محل نظر ہے جو فاضل مصنف نے بیان کیا ہے۔ قرآن نے ہمیں اس سلسلے میں جو کچھ بتایا ہے وہ یہ ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ موجود ہے اُسے ہمارے لیے مسخر کر دیا گیا ہے۔ ہمیں اب صرف اُس سے استفادہ کرنا ہے۔ تسخیر کائنات کا مروجہ تصور دراصل مغرب سے آیا ہے۔ جس کے مطابق انسان اور کائنات کی دوسری قوتوں کے درمیان ایک کشمکش برپا ہے فطرت انسان کو سرنگوں کرنے کی فکر مند رہتی ہے اور انسان فطرت پر بالادستی قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔ مغربی تصور کی رُو سے انسان کا کائنات کے بارے میں اور کائنات کا انسان کے بارے میں رویہ معاندانہ ہے۔ اور اس بنا پر انسان قوت کے زور سے اس بپھری ہوئی قوت کو زیر کرنے کے درپے رہتا ہے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے اس تصور کی تائید نہیں ہوتی بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے ذرائع و وسائل کو ہدیہ کے طور پر انسان کے سامنے پیش کر دیا ہے اور اس سے یہ کہا ہے کہ اب تم اس سے میری منشا کے مطابق فائدہ اٹھاؤ۔ تبصرہ نگار کو امید ہے کہ کتاب کے فاضل مصنف دوسرے حصے کی ترتیب و تدوین میں ان گذارشات پر غور فرمائیں گے اور اس طرز فکر کے طبعی نتائج کو ملحوظ خاطر رکھ کر بحث کو آگے بڑھائیں گے۔

اسلام کا معاشرتی نظام | تالیف: جناب خالد علوی صاحب استاد شعبہ علوم اسلامی، جامعہ پنجاب لاہور۔ شائع کردہ: المکتبۃ العلمیہ ۱۵۔ لیک روڈ۔ لاہور۔ قیمت: نو روپے۔ صفحات: ۳۸۴۔

زیر تبصرہ کتاب اگرچہ بنیادی طور پر ایک نصابی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے لیکن درحقیقت اس کی اشاعت سے اسلامی نظام حیات کے ایک نہایت ہی اہم گوشے کی نقاب کشائی ہو گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موضوع پر ہمارے ہاں بڑی وقیع کتب ملتی ہیں۔ خصوصاً فقہ اسلامی میں معاشرتی امور پر بڑی مستند اور سیر حاصل بحثیں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اسلام کے معاشرتی نظام کو نئے حالات کو سامنے رکھ کر نئے اسلوب نگارش میں پیش کیا جائے۔ پروفیسر خالد علوی صاحب نے بڑی عمدگی سے اس فرض کو سرانجام دیا ہے۔ کتاب ٹائپ میں نہایت اچھے طباعتی معیار پر شائع ہوئی ہے۔ ٹائپ کی اغلاط البتہ زیادہ ہیں اور انہیں درست کرنے کی اشد ضرورت ہے۔